# 665 ـ خاوند کے لیے ویزا کارڈ جاری کروانے میں مدد

**سوال**

میرے پاس کریڈٹ کارڈ تھا جو میں نے گاڑی کرایہ لیتے وقت حاصل کیا تھا، میں اس پر بہت حریص تھی کہ جتنی ادائیگی کی استطاعت ہے اس سے تجاوز نہ کروں تا کہ مجھے فائدہ ادا کرنے پر مجبور نہ ہونا پڑے، لیکن ایک بار میں پورا بل ادا نہ کر سکی اور فائدہ ادا کرنا پڑا، اور کچھ ماہ بعد میں نے خاوند کی مدد سے رقم کی ادائیگی کردی جو کبھی کبھار کارڈ استعمال کرتا رہتا تھا.
میں نے بل کی ادائیگی کے بعد خاوند کو بتایا کہ میں اس کارڈ سے چھٹکارا حاصل کرلونگی تا کہ دوبارہ سود میں نہ پڑوں ، لیکن میرے خاوند نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ جب میں اپنے کارڈ سے چھٹکارا پانا ہی چاہتی ہوں تو کارڈ اس کے نام جاری کرنے کی درخواست دوں، حالانکہ اس کے پاس پہلے بھی دو کارڈ تھے لیکن اس میں ادائیگی کی استطاعت نہیں تھی، وہ شدید غضبناك اور تکلیف دہ بن گیا، حتی کہ میں سلام پر مداومت کرنے لگی، میں نے اس کے لیے کارڈ جاری کروا لیا، اور اس نے یہ کہا کہ اگر ادائیگی نہ کرسکا تو کارڈ کا مسئول وہ ہو گا، میں نے یہ کارڈ بالکل استعمال نہیں کیا، اور پچھلے چھ ماہ کے دوران میرا خاوند ادائیگی نہیں کرسکا جس کی بنا پر فائدہ بہت زیادہ ہو گیا ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ: اس کارڈ کا اللہ تعالی کے ہاں کون جواب دہ ہے؟ میں، اس لیے کہ میں نے اس کو وجہ سے کارڈ جاری کروایا تھا، یا کہ وہ خود کیونکہ اس نے طلب کیا تھا؟ اگر تو میں اس کی مسئول اور جواب دہ ہوں تو اس رقم کی ادائیگی کے لیے مجھ پر کیا واجب ہے؟ حالانکہ میرے خاوند نے مجھے ملازمت کرنےسے بھی روك دیا ہے، اور وہ خود تھوڑی سی رقم کی ادائیگی کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتا ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

آپ کو چاہیے کہ آپ نے یہ سودی کارڈ جاری کروا کے اپنے خاوند کی گناہ اورمعصیت میں جو مدد اور تعاون کیا ہے اس پر اللہ تعالی کے ہاں توبہ کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور گناہ اور دشمنی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو

اور آپ پر واجب تو یہ تھا کہ کارڈ جاری کروانے سے باز رہتیں اورآپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل

فرمان پر عمل کرتے ہوئے اس کے اس مطالبہ کو قبول نہ کرتیں، اگرچہ وہ اس پر اصرار بھی کرتا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ عزوجل کی معصیت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں ہے"

اسے امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند علی رضي اللہ تعالی میں روایت کیا ہے، اور یہ حدیث صحیح الجامع میں بھی ہے دیکھیں: صحیح الجامع حدیث نمبر ( 7520 ).

واللہ اعلم .